دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-03-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

ENVIRONMENTAL AWARENESS AND THE REPRESENTATION OF CLIMATE CHANGE IN URDU POETRY

اردو نظم میں ماحولیاتی شعور اور موسمیاتی تبدیلیوں کی عکاسی

Muhammad Ahmad
BS Computer Science, Department Of Computer Science, University of Okara

ABSTRACT

This research examines the representation of environmental awareness and climate change in Urdu poetry, with particular emphasis on the relationship between human life, nature, and ecological balance. Urdu poets have traditionally portrayed natural elements such as rivers, mountains, trees, flowers, rain, seasons, and the sky as symbols of beauty, emotion, and human experience. However, contemporary environmental challenges have transformed the literary significance of these elements. Deforestation, air and water pollution, rising temperatures, water scarcity, floods, and the destruction of biodiversity have increasingly become important subjects of literary expression. This study explores how Urdu nazm reflects these environmental concerns through symbolism, imagery, emotional expression, and social criticism. It also examines the contribution of modern Urdu poets in developing ecological consciousness and encouraging responsible attitudes toward nature. Using an eco-critical approach, the research analyzes selected scholarly discussions and poetic themes to understand how Urdu poetry connects environmental destruction with human activities, social responsibilities, and the future of the planet. The study argues that Urdu nazm is not merely an artistic expression of natural beauty; it can also serve as an effective medium for environmental awareness, ethical reflection, and social change.

KEYWORDS

Urdu Nazm, Environmental Awareness, Climate Change, Ecocriticism, Nature, Environmental Degradation, Ecological Consciousness, Sustainability

تعارف

اردو نظم انسانی احساسات، سماجی مسائل، فکری تبدیلیوں اور قدرتی مظاہر کے اظہار کا ایک اہم ادبی ذریعہ ہے۔ اردو شاعری کی ابتدا ہی سے فطرت اور انسانی زندگی کے باہمی تعلق کو بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔ درخت، پھول، باغات، دریا، پہاڑ، بارش، ہوا، موسم، چاند اور ستارے شاعری میں مختلف جذبات اور خیالات کی علامت کے طور پر استعمال ہوتے رہے ہیں۔ کلاسیکی شاعری میں فطرت کا ذکر عموماً حسن، محبت، جدائی، امید اور روحانی کیفیتوں کے اظہار کے لیے کیا جاتا تھا، لیکن جدید دور میں فطرت کا ادبی تصور مزید وسیع ہو گیا ہے۔ اب قدرتی مناظر صرف جمالیاتی تجربے کا حصہ نہیں رہے بلکہ ماحولیاتی تباہی، انسانی مداخلت اور موسمیاتی تبدیلیوں کی نشاندہی کرنے والی علامتیں بھی بن چکے ہیں۔ اس تبدیلی نے اردو نظم کو ایک ایسا فکری میدان فراہم کیا ہے جہاں شاعر انسانی ترقی اور قدرتی ماحول کے درمیان پیدا ہونے والے تضادات کو نمایاں کر سکتا ہے۔

ماحولیاتی شعور سے مراد قدرتی ماحول کی اہمیت، اس کے تحفظ، قدرتی وسائل کے محتاط استعمال اور انسانی سرگرمیوں کے ماحول پر مرتب ہونے والے اثرات کو سمجھنا ہے۔ موجودہ دور میں ماحولیاتی مسائل عالمی سطح پر انسانی زندگی کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکے ہیں۔ صنعتی ترقی، جنگلات کی کٹائی، آبادی میں اضافہ، غیر منصوبہ بند شہری پھیلاؤ، فضائی آلودگی اور قدرتی وسائل کے بے دریغ استعمال نے ماحول کے قدرتی توازن کو متاثر کیا ہے۔ ان مسائل کے نتیجے میں درجہ حرارت میں اضافہ، موسموں کی غیر معمولی تبدیلی،

دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-03-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

بارشوں کے نظام میں عدم توازن، خشک سالی اور سیلاب جیسے خطرات میں اضافہ ہوا ہے۔ ادیب اور شاعر اپنے گردو پیش میں رونما ہونے والی ان تبدیلیوں کو محسوس کرتے ہیں اور اپنے تخلیقی اظہار کے ذریعے انسانی معاشرے کو ان کے نتائج سے آگاہ کرتے ہیں۔

موسمیاتی تبدیلیاں محض سائنسی یا معاشی مسئلہ نہیں بلکہ انسانی تہذیب، ثقافت، معاشرت اور اجتماعی مستقبل سے بھی گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ جب کسی علاقے میں بارشوں کا معمول تبدیل ہوتا ہے، دریا خشک ہونے لگتے ہیں، فصلیں متاثر ہوتی ہیں یا شدید گرمی انسانی زندگی کو مشکل بنا دیتی ہے تو اس کے اثرات صرف قدرتی ماحول تک محدود نہیں رہتے۔ کسانوں کی معاشی حالت، دیہی آبادی کی نقل مکانی، شہری زندگی کے مسائل اور معاشرتی عدم مساوات بھی ان تبدیلیوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اردو نظم ان حالات کو انسانی تجربے اور جذبات کے تناظر میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ شاعر خشک زمین کو محرومی، کٹتے ہوئے درختوں کو تہذیبی نقصان، آلودہ فضا کو انسانی بے حسی اور تباہ ہوتے ہوئے قدرتی مناظر کو مستقبل کے خطرات کی علامت بنا سکتا ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں ماحولیاتی مسائل کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، کیونکہ یہاں مختلف علاقوں میں گرمی کی شدت، غیر معمولی بارشیں، سیلاب، پانی کی قلت، فضائی آلودگی اور جنگلات کی کمی جیسے مسائل انسانی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں گلیشیئرز کے پگھلنے، دریائی نظام میں تبدیلی، زرعی زمینوں کی متاثر ہوتی ہوئی پیداوار اور بڑے شہروں میں اسموگ جیسے مسائل نے ماحولیاتی تحفظ کو قومی سطح کا اہم موضوع بنا دیا ہے۔ ان حالات میں اردو شاعری کی ذمہ داری صرف قدرتی حسن کی منظر کشی تک محدود نہیں رہتی بلکہ اسے ماحول کے تحفظ اور اجتماعی ذمہ داری کے احساس کو بھی فروغ دینا چاہیے۔ شاعری اپنے علامتی اور جذباتی اسلوب کے ذریعے ان مسائل کو عام قاری کے احساس اور شعور کا حصہ بنا سکتی ہے۔ اردو نظم میں ماحولیاتی شعور کے مطالعے کے لیے ماحولیاتی تنقید یا ایکو کرٹیسزم ایک اہم نظریاتی زاویہ فراہم کرتی ہے۔ اس تنقیدی طریقۂ کار کے تحت ادبی متن میں انسان اور فطرت کے تعلق، قدرتی وسائل کی اہمیت، ماحولیاتی تباہی اور انسانی سرگرمیوں کے اثرات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر احتشام علی (2024) نے معاصر اردو نظم کا ماحولیاتی تنقید کے تناظر میں مطالعہ کرتے ہوئے ماحولیاتی مزاحمت اور ماحولیاتی تانیثیت جیسے رجحانات کی نشان دہی کی ہے۔ اس تناظر میں نظم کو صرف تخلیقی اظہار نہیں بلکہ ماحول سے متعلق سماجی اور اخلاقی سوالات اٹھانے والے ادبی وسیلے کے طور پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ جدید اردو نظم میں فطرت کی علامتیں نئے معنوی پہلو اختیار کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ درخت صرف سایہ اور سرسبزی کی علامت نہیں بلکہ زندگی، بقا اور قدرتی توازن کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ دریا صرف روانی اور حسن کا استعارہ نہیں بلکہ پانی کی قلت، آلودگی اور انسانی بقا کے سوالات سے بھی وابستہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بارش، ہوا، دھوپ اور موسموں کی تبدیلی شاعری میں انسانی بے احتیاطی اور قدرتی نظام کے بگڑنے کی علامت بن سکتی ہے۔ اس تبدیلی سے اردو نظم کے موضوعاتی دائرے میں وسعت پیدا ہوئی ہے اور شاعر فطرت کے ساتھ انسانی تعلق کو نئے فکری زاویوں سے پیش کرنے لگا ہے۔ ماحولیاتی مسائل کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے اثرات معاشرے کے تمام طبقات پر یکساں نہیں پڑتے۔ غریب طبقہ، کسان، مزدور، خواتین اور قدرتی وسائل پر انحصار کرنے والی آبادی اکثر ماحولیاتی تبدیلیوں سے زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ خشک سالی سے زراعت متاثر ہوتی ہے، سیلاب سے رہائش اور روزگار کے ذرائع تباہ ہوتے ہیں اور آلودگی انسانی صحت اور معیارِ زندگی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس صورتِ حال میں ماحولیاتی شعور کا تعلق سماجی انصاف اور انسانی حقوق سے بھی قائم ہو جاتا ہے۔ اردو نظم ان طبقات کی مشکلات کو آواز دے کر یہ واضح کر سکتی ہے کہ ماحول کا تحفظ صرف قدرتی حسن برقرار رکھنے کا معاملہ نہیں بلکہ انسانی وقار، مساوات اور بنیادی ضروریات کے تحفظ کا مسئلہ بھی ہے۔

معاصر اردو شاعری کے ماحولیاتی مطالعے میں مختلف شعرا اور ادبی رجحانات کو اہمیت حاصل ہے۔ مجید امجد کی شاعری میں فطرت، دیہی زندگی، مقامی ماحول، درختوں، کھیتوں اور قدرتی مناظر کی معنوی اہمیت پر توجہ دی گئی ہے۔ مصباح سلیم اور طیبہ نگہت (2023) نے مجید امجد کی نظموں کے ماحولیاتی تناظر کا جائزہ لیتے ہوئے ان کی شاعری میں فطرت اور انسانی زندگی کے تعلق کو نمایاں کیا ہے۔ اسی طرح محمد بشارت (2024) نے آفتاب اقبال شمیم کی نظموں کا ماحولیاتی تنقیدی مطالعہ کرتے ہوئے حیاتیاتی برادری اور ماحول سے متعلق مختلف پہلوؤں کو موضوع بنایا ہے۔ یہ مطالعات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اردو نظم میں فطرت کا تصور محض منظر نگاری نہیں بلکہ ایک وسیع فکری اور

دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-03-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

تہذیبی تجربہ بھی ہے۔ اس تحقیقی مطالعے کی بنیادی اہمیت یہ ہے کہ یہ اردو نظم میں ماحولیاتی شعور اور موسمیاتی تبدیلیوں کی ادبی عکاسی کو ایک مربوط تنقیدی زاویے سے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس میں یہ دیکھا جائے گا کہ شاعر قدرتی ماحول کی تباہی، موسموں کی تبدیلی، پانی کی کمی، فضائی آلودگی اور جنگلات کے خاتمے جیسے مسائل کو کن ادبی وسائل کے ذریعے پیش کرتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی واضح کیا جائے گا کہ اردو نظم قاری میں فطرت کے تحفظ، اجتماعی ذمہ داری اور پائیدار طرزِ زندگی کا احساس کس طرح پیدا کر سکتی ہے۔ اس طرح یہ تحقیق اردو ادب کے ماحولیاتی مطالعے کو آگے بڑھانے اور ادب و ماحولیات کے باہمی تعلق کو سمجھنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

تحقیقی مقاصد

1. اردو نظم میں ماحولیاتی شعور اور موسمیاتی تبدیلیوں کی ادبی عکاسی کا جائزہ لینا۔
2. جدید اردو شاعری میں فطرت، آلودگی، جنگلات کی کٹائی، پانی کی قلت اور قدرتی وسائل سے متعلق موضوعات کی نشان دہی کرنا۔
3. ماحولیاتی تحفظ اور سماجی ذمہ داری کے شعور کو فروغ دینے میں اردو نظم کے کردار کا تعین کرنا۔

تحقیقی سوالات

1. اردو نظم میں ماحولیاتی شعور اور موسمیاتی تبدیلیوں کو کن ادبی اور علامتی طریقوں سے پیش کیا گیا ہے؟
2. جدید اردو شاعری میں قدرتی ماحول کی تباہی اور انسانی سرگرمیوں کے اثرات کس طرح منعکس ہوتے ہیں؟
3. اردو نظم ماحولیاتی تحفظ اور اجتماعی ذمہ داری کے احساس کو فروغ دینے میں کس حد تک مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے؟

ادبی جائزہ

اردو شاعری میں فطرت کی عکاسی ایک قدیم ادبی روایت رکھتی ہے، تاہم ماحولیاتی تنقید نے اس روایت کو نئے فکری تناظر میں سمجھنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ ڈاکٹر احتشام علی (2024) کا مطالعہ معاصر اردو نظم میں ماحولیاتی تنقید، ماحولیاتی مزاحمت اور ماحولیاتی تانیثیت کے رجحانات کو واضح کرتا ہے۔ اس تحقیق سے یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ جدید نظم میں فطرت کو صرف حسن و جمال کے روایتی تصور تک محدود نہیں رکھا جا سکتا بلکہ اس کے ذریعے انسانی مداخلت، قدرتی وسائل کی تباہی اور ماحول سے متعلق سماجی مسائل کا تنقیدی جائزہ بھی لیا جا سکتا ہے۔ اس مطالعے کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ اردو نظم کو ماحولیاتی فکر کے ایک فعال ادبی میدان کے طور پر دیکھتا ہے۔

مصباح سلیم اور ڈاکٹر طیبہ نگہت (2023) نے مجید امجد کی نظموں میں ماحولیاتی تناظر کا مطالعہ کیا ہے۔ ان کے تحقیقی کام میں مجید امجد کی شاعری کے اندر قدرتی مناظر، دیہی زندگی، جانوروں، کنوؤں، کھیتوں اور ثقافتی ورثے سے تعلق رکھنے والی تصویروں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مجید امجد کے ہاں فطرت محض شاعرانہ آرائش نہیں بلکہ انسانی زندگی اور تہذیبی شناخت کا بنیادی حصہ ہے۔ ان کی شاعری میں قدرتی ماحول کی موجودگی انسان اور زمین کے درمیان ایک گہرے تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ مطالعہ موجودہ تحقیق کے لیے اس لیے اہم ہے کہ اس کے ذریعے اردو نظم میں فطرت کے روایتی اور جدید معنوی پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ محمد بشارت (2024) نے آفتاب اقبال شمیم کی نظموں کا ماحولیاتی تنقیدی مطالعہ کیا ہے۔ ان کی تحقیق میں ایکو کرٹیسزم کے بنیادی تصورات، حیاتیاتی برادری اور انسانی و قدرتی ماحول کے تعلق کو اہمیت دی گئی ہے۔ اس مطالعے کے مطابق شاعر اپنے گردوپیش کے حالات سے متاثر ہوتا ہے اور اپنے تخلیقی اظہار میں قدرتی ماحول کے مختلف پہلوؤں کو شامل کرتا ہے۔ آفتاب اقبال شمیم کی نظموں کا ماحولیاتی مطالعہ اس بات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ فطرت کے مختلف عناصر انسانی احساسات اور سماجی تجربات کے ساتھ کس طرح مربوط ہوتے ہیں۔ یہ تحقیق اردو نظم کے ماحولیاتی مطالعے میں ایک اہم علمی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-03-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

زیبا گلزار، عابدہ ہما اور طاہر عباس طیب (2025) نے معاصر اردو شاعری میں ماحولیاتی اور موسمیاتی تبدیلیوں کی عکاسی کا جائزہ لیا ہے۔ ان کے مطالعے میں ماحولیاتی بحران، جنگلات کی کٹائی، آلودگی، قدرتی توازن کی خرابی اور انسانی بے دخلی جیسے موضوعات کو اردو شاعری کے تناظر میں دیکھا گیا ہے۔ محققین کے مطابق شاعری ماحولیاتی مسائل کو محض معلوماتی انداز میں بیان نہیں کرتی بلکہ انہیں انسانی احساسات، علامتوں اور اخلاقی سوالات کے ذریعے مؤثر بناتی ہے۔ اس تحقیق کی خاص اہمیت یہ ہے کہ یہ براہِ راست اردو شاعری اور موسمیاتی تبدیلیوں کے باہمی تعلق پر توجہ دیتی ہے اور موجودہ موضوع کے لیے ایک قریبی تحقیقی حوالہ فراہم کرتی ہے۔ اکیسویں صدی کی اردو شاعری میں آبی ماحول اور پانی سے متعلق مسائل بھی ماحولیاتی شعور کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ عبداللہ نعیم رسول اور عطار سول کے مطالعے میں اردو شاعری کے اندر آبی ماحولیاتی مسائل، پانی کی آلودگی اور صنعتی ترقی کے اثرات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ پانی انسانی زندگی اور قدرتی نظام کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے اور اس کی آلودگی یا قلت معاشرتی اور ماحولیاتی بحران پیدا کر سکتی ہے۔ شاعری میں دریا، سمندر، بارش اور پانی کی دوسری علامتیں اس بحران کو انسانی احساس کے قریب لانے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ اس طرح اردو نظم پانی کے تحفظ اور قدرتی وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال کے حوالے سے فکری آگاہی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ مجید امجد کی شاعری پر ہونے والے مزید مطالعات بھی اردو نظم کے ماحولیاتی پہلوؤں کو سمجھنے میں معاون ہیں۔ محمد اشرف اور کامران عباس کاظمی کے مطالعے میں مجید امجد کو فطرت، مقامیت، ماحول اور ثقافت سے وابستہ شاعر کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ اس تحقیق میں دیہی زندگی، درختوں، پرندوں، فصلوں، موسموں اور مقامی تہذیب کے عناصر کو ان کی شاعری کے اہم اجزا قرار دیا گیا ہے۔ یہ پہلو اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ماحولیاتی شعور صرف جدید صنعتی مسائل کے ردِ عمل میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ زمین، مقامی ثقافت اور قدرتی زندگی سے وابستہ ادبی احساس بھی اس کی بنیاد بن سکتا ہے۔

جدید اردو غزل میں درختوں کی تباہی اور ان کے دکھ کو بھی ماحولیاتی تنقید کے تحت دیکھا جا رہا ہے۔ امتیاز انجم (2026) نے جدید اردو غزل میں درختوں کے نوحے کے موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے درختوں کی کٹائی اور قدرتی نظام کو پہنچنے والے نقصان کی ادبی عکاسی کا جائزہ لیا ہے۔ اگرچہ یہ مطالعہ بنیادی طور پر غزل سے متعلق ہے، لیکن اس کے نتائج اردو نظم کے وسیع تر ماحولیاتی مطالعے کے لیے بھی اہم ہیں۔ درختوں کو زندگی، سایہ، بقا اور قدرتی توازن کی علامت سمجھنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ قدرتی وسائل کی تباہی صرف ماحول کا نقصان نہیں بلکہ انسانی احساس اور تہذیبی زندگی کا بھی نقصان ہے۔ مجموعی طور پر سابقہ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو شاعری میں ماحولیاتی شعور کے مختلف پہلوؤں پر کام ہو رہا ہے۔ بعض مطالعات میں مجید امجد اور آفتاب اقبال شمیم کی شاعری کا جائزہ لیا گیا ہے، بعض میں معاصر اردو نظم اور ماحولیاتی تنقید کو موضوع بنایا گیا ہے، جبکہ دیگر تحقیقات میں موسمیاتی تبدیلی، پانی کی آلودگی اور درختوں کی تباہی جیسے مسائل پر توجہ دی گئی ہے۔ تاہم اردو نظم میں ماحولیاتی شعور اور موسمیاتی تبدیلیوں کی ادبی عکاسی کو ایک جامع موضوع کے طور پر سمجھنے کی مزید گنجائش موجود ہے۔ زیرِ نظر تحقیق اسی علمی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے فطرت، ماحولیاتی بحران، انسانی ذمہ داری اور ادبی اظہار کے باہمی تعلق کا جائزہ لیتی ہے۔

طریقۂ تحقیق

اس تحقیق میں معیاری یا کیفیاتی طریقۂ تحقیق اختیار کیا گیا ہے، کیونکہ اس کا بنیادی مقصد اردو نظم میں ماحولیاتی شعور اور موسمیاتی تبدیلیوں کی ادبی نمائندگی کو سمجھنا اور اس کے معنوی پہلوؤں کا تجزیہ کرنا ہے۔ کیفیاتی تحقیق میں ادبی متن کے موضوعات، علامتوں، استعاروں، تشبیہوں اور فکری رجحانات کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس طریقے کے ذریعے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ شاعر قدرتی ماحول کے مختلف عناصر کو کس طرح اپنے تخلیقی اظہار میں شامل کرتا ہے اور ان کے ذریعے ماحولیاتی مسائل کو کس طرح پیش کرتا ہے۔ تحقیق میں ماحولیاتی تنقید کو بنیادی نظریاتی زاویے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے تاکہ انسان اور فطرت کے تعلق کو ادبی اور سماجی تناظر میں سمجھا جا سکے۔ تحقیق کے بنیادی مواد میں منتخب اردو نظموں اور ان سے متعلق دستیاب ادبی و تنقیدی مطالعات کو شامل کیا گیا ہے۔ مجید امجد، آفتاب اقبال شمیم اور معاصر اردو شاعری کے ماحولیاتی موضوعات سے متعلق تحقیقی

دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-03-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

کام اس مطالعے کے لیے معاون مواد فراہم کرتے ہیں۔ ان شعری اور تنقیدی متون میں فطرت، درختوں، پانی، موسموں، زمین، فضائی آلودگی اور قدرتی وسائل سے متعلق موضوعات کو توجہ سے دیکھا گیا ہے۔ بنیادی مواد کے انتخاب میں اس بات کو اہمیت دی گئی ہے کہ متعلقہ متن میں ماحول اور انسانی زندگی کے باہمی تعلق کا کوئی واضح ادبی یا فکری پہلو موجود ہو۔ ثانوی مواد کے طور پر تحقیقی جرائد، علمی مقالات، مقالہ جات اور ماحولیاتی تنقید سے متعلق مستند علمی تحریروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ان ذرائع کے ذریعے اردو شاعری میں ماحولیاتی فکر کے فروغ، جدید ادبی رجحانات اور موسمیاتی تبدیلیوں کے ادبی اظہار کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سابقہ تحقیقات کے نتائج کو موجودہ موضوع کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے ان نکات کی نشان دہی کی گئی ہے جو اردو نظم میں ماحولیاتی شعور کی تشکیل اور ترقی کو واضح کرتے ہیں۔ اس عمل سے تحقیق کو علمی بنیاد اور تنقیدی وسعت حاصل ہوتی ہے۔

مواد کے تجزیے کے لیے موضوعاتی تجزیے کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس کے تحت منتخب نظموں اور تحقیقی تحریروں میں موجود ماحولیاتی موضوعات کو مختلف زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں فطرت کا حسن، جنگلات کی کٹائی، پانی کی قلت، فضائی آلودگی، موسمیاتی تبدیلی، قدرتی آفات اور انسانی ذمہ داری شامل ہیں۔ ہر موضوع کا جائزہ اس بات کے حوالے سے لیا گیا ہے کہ شاعر اسے کس علامتی، جذباتی یا تنقیدی انداز میں پیش کرتا ہے۔ اس طریقے سے مختلف شعری موضوعات کے درمیان مماثلت اور اختلاف کو بھی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ تحقیق میں تقابلی اور تنقیدی مطالعے کو بھی اہمیت دی گئی ہے تاکہ اردو نظم میں فطرت کے روایتی تصور اور جدید ماحولیاتی شعور کے درمیان فرق واضح کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ کلاسیکی شاعری میں قدرتی عناصر زیادہ تر حسن اور جذبات کے اظہار کے لیے استعمال ہوتے تھے، جبکہ جدید ماحولیاتی تناظر میں یہی عناصر انسانی مداخلت، قدرتی توازن کی خرابی اور ماحول کے تحفظ کی ضرورت کی علامت بن سکتے ہیں۔ اس طرح تحقیق ادبی روایت اور معاصر ماحولیاتی مسائل کے درمیان ایک فکری ربط قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

تحقیقی ڈیزائن

اس تحقیق کا ڈیزائن وضاحتی اور تجزیاتی نوعیت کا ہے۔ وضاحتی پہلو کے تحت اردو نظم میں ماحولیاتی شعور سے متعلق موضوعات، ادبی رجحانات اور فطرت کی مختلف علامتوں کو بیان کیا گیا ہے، جبکہ تجزیاتی پہلو کے ذریعے ان موضوعات کے پس منظر، معنوی اہمیت اور سماجی اثرات کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس ڈیزائن کا مقصد صرف یہ بتانا نہیں کہ اردو شاعری میں ماحول کا ذکر موجود ہے بلکہ یہ واضح کرنا بھی ہے کہ یہ ذکر کس طرح انسانی زندگی، اجتماعی شعور اور موسمیاتی تبدیلیوں کے مسائل سے مربوط ہوتا ہے۔ تحقیق کا بنیادی دائرۂ کار جدید اور معاصر اردو نظم میں ماحولیاتی شعور کی عکاسی تک محدود رکھا گیا ہے۔ اس میں فطرت کے روایتی شعری تصور اور جدید ماحولیاتی فکر کے درمیان تعلق کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ منتخب شعری موضوعات کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ درخت، دریا، زمین، ہوا، بارش اور موسم جیسے عناصر کس طرح ماحولیاتی بحران کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مختلف شعرا اپنے مخصوص اسلوب اور علامتی نظام کے ذریعے ماحول سے متعلق مسائل کو کس انداز میں پیش کرتے ہیں۔ تحقیقی ڈیزائن میں ماحولیاتی تنقید کو مرکزی نظریاتی بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس نظریے کے تحت ادبی متن کا مطالعہ انسان اور قدرتی ماحول کے تعلق کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ اس میں انسانی مرکزیت، قدرتی وسائل کے استحصال، حیاتیاتی تنوع، ماحول کی تباہی اور قدرتی نظام کے تحفظ جیسے تصورات کو اہمیت حاصل ہے۔ اس نظریاتی بنیاد کے ذریعے منتخب شعری موضوعات کا مطالعہ کیا گیا ہے تاکہ اردو نظم کے اندر موجود ماحولیاتی فکر اور اس کے سماجی و اخلاقی مضمرات کو زیادہ واضح انداز میں سمجھا جاسکے۔

دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-03-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

ڈیٹا کا تجزیہ

منتخب مواد کے تجزیے سے پہلا اہم پہلو یہ سامنے آتا ہے کہ اردو نظم میں فطرت کی عکاسی روایتی جمالیاتی اظہار سے آگے بڑھ کر انسانی زندگی اور ماحول کے باہمی تعلق کی ترجمان بن سکتی ہے۔ درخت، پھول، پرندے، دریا، پہاڑ اور موسم جیسے عناصر شاعری میں حسن و محبت کی علامت ہونے کے ساتھ ساتھ زندگی، بقا اور قدرتی توازن کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ جب شاعر قدرتی مناظر کے زوال یا ان کی تباہی کو موضوع بناتا ہے تو وہ دراصل انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ماحولیاتی مسائل کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس طرح فطرت کی ادبی منظر کشی ایک تنقیدی اور فکری معنویت اختیار کر لیتی ہے۔ دوسرا اہم موضوع جنگلات کی کٹائی اور درختوں کی تباہی ہے۔ درخت انسانی زندگی کے لیے آکسیجن، سایہ، خوراک اور ماحولیاتی توازن کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان کی بے دریغ کٹائی سے نہ صرف قدرتی حسن متاثر ہوتا ہے بلکہ حیاتیاتی تنوع اور موسمی نظام بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ اردو نظم میں درختوں کو زندگی، خاموشی، تنہائی اور امید کی علامت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ جب شاعر درختوں کے خاتمے یا ویران ہوتے ہوئے باغات کا ذکر کرتا ہے تو یہ منظر صرف ایک قدرتی نقصان نہیں رہتا بلکہ انسانی بے حسی اور مستقبل کے خطرات کی علامت بن جاتا ہے۔ امتیاز انجم (2026) کی تحقیق میں جدید اردو غزل کے اندر درختوں کی تباہی سے متعلق شعری اظہار کو اسی ماحولیاتی زاویے سے دیکھا گیا ہے۔ تیسرا اہم پہلو موسمیاتی تبدیلیوں کی عکاسی ہے۔ درجہ حرارت میں اضافہ، موسموں کی بے ترتیبی، بارشوں کے غیر معمولی سلسلے اور خشک سالی انسانی معاشرے اور قدرتی ماحول دونوں کو متاثر کرتے ہیں۔ اردو نظم میں بدلتے ہوئے موسموں کو انسانی بے چینی، غیر یقینی مستقبل اور قدرتی توازن کے بگاڑ کی علامت بنایا جا سکتا ہے۔ روایتی شاعری میں بہار خوشی، تازگی اور امید کی نمائندگی کرتی تھی، لیکن جدید ماحولیاتی تناظر میں موسموں کی غیر متوقع تبدیلی شاعر کے لیے تشویش اور اضطراب کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ اس طرح موسموں کی منظر کشی محض جمالیاتی تجربہ نہیں رہتی بلکہ موسمیاتی بحران کے ادبی اظہار کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ چوتھا موضوع پانی کی قلت اور آبی آلودگی ہے۔ پانی انسانی زندگی، زراعت، صنعت اور قدرتی ماحول کے لیے بنیادی ضرورت ہے۔ دریاؤں، جھیلوں اور زیرِ زمین پانی کے ذخائر میں کمی یا آلودگی معاشرتی مسائل کو جنم دیتی ہے۔ اردو شاعری میں پانی کو زندگی، پاکیزگی، روانی اور امید کی علامت کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ تاہم جدید ماحولیاتی تناظر میں یہی علامت پیاس، محرومی، آلودگی اور وسائل کے غیر منصفانہ استعمال کے مفاہیم بھی اختیار کر سکتی ہے۔ اکیسویں صدی کی اردو شاعری میں آبی ماحولیاتی مسائل کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ پانی سے متعلق بحران کو ادبی اظہار کے ذریعے انسانی زندگی کے بنیادی مسئلے کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ پانچواں اہم پہلو فضائی آلودگی اور صنعتی ترقی کے ماحولیاتی اثرات ہیں۔ جدید صنعتی اور شہری زندگی نے انسانی سہولتوں میں اضافہ کیا ہے، لیکن اس کے ساتھ دھوئیں، زہریلی گیسوں، شور اور دیگر آلودگیوں نے ماحول کو متاثر کیا ہے۔ بڑے شہروں میں آلودہ فضا، دھند اور اسموگ انسانی صحت اور روزمرہ زندگی کے لیے مشکلات پیدا کرتی ہیں۔ اردو نظم میں دھند، گھٹن، سیاہ آسمان اور سانس کی دشواری جیسے مناظر کو ماحولیاتی آلودگی کی علامت کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح شاعر شہری ترقی کے ان پہلوؤں پر تنقید کر سکتا ہے جو قدرتی ماحول اور انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ چھٹا موضوع ماحولیاتی بحران اور سماجی انصاف کے باہمی تعلق سے متعلق ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات معاشرے کے کمزور طبقات پر زیادہ شدت سے مرتب ہو سکتے ہیں، کیونکہ ان کے پاس قدرتی آفات اور معاشی نقصان سے نمٹنے کے وسائل محدود ہوتے ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ کسان، خشک سالی کا سامنا کرنے والے دیہی خاندان اور آلودہ ماحول میں رہنے والے کم آمدنی والے افراد اس بحران کی نمایاں مثالیں ہیں۔ اردو نظم ان انسانی تجربات کو ادبی اظہار دے کر ماحولیاتی مسائل کو سماجی انصاف کے سوال سے جوڑ سکتی ہے۔ اس طرح ماحولیاتی شعور ایک وسیع انسانی اور اخلاقی مسئلہ بن جاتا ہے۔

دنیائے سخن
Duniya-E-Sukhan
Vol.01-03-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

نتائج

تحقیق سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اردو نظم میں ماحولیاتی شعور کی تشکیل کے لیے فطرت کے روایتی شعری عناصر اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ درخت، دریا، پہاڑ، پھول، موسم اور پرندے صرف قدرتی حسن کی علامتیں نہیں بلکہ انسانی زندگی اور قدرتی توازن کے باہمی تعلق کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ جدید ادبی تناظر میں ان عناصر کے ذریعے ماحول کی تباہی، قدرتی وسائل کے استحصال اور انسانی بے احتیاطی جیسے مسائل کو مؤثر انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ تحقیق سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ موسمیاتی تبدیلیوں نے اردو نظم کے موضوعاتی امکانات کو وسیع کیا ہے۔ شدید گرمی، غیر معمولی بارشیں، سیلاب، خشک سالی، پانی کی قلت اور فضائی آلودگی جیسے مسائل ادبی اظہار کے لیے نئے موضوعات فراہم کرتے ہیں۔ جدید شاعر ان مسائل کو علامتوں، استعاروں اور جذباتی منظر کشی کے ذریعے قاری کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ اس طرح شاعری موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو انسانی تجربے سے جوڑنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اس مطالعے سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ ماحولیاتی تنقید اردو نظم کے مطالعے کے لیے ایک اہم اور مفید نظریاتی زاویہ فراہم کرتی ہے۔ اس کے ذریعے ادبی متن میں انسان اور فطرت کے تعلق، قدرتی وسائل کے تحفظ، حیاتیاتی تنوع اور ماحولیاتی تباہی جیسے موضوعات کو زیادہ گہرائی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ سابقہ تحقیقات بھی اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ اردو شاعری میں ماحولیاتی فکر کے مختلف پہلو موجود ہیں اور ان پر مزید علمی کام کی گنجائش ہے۔ تحقیق کا ایک اہم نتیجہ یہ ہے کہ اردو نظم ماحولیاتی آگاہی اور اجتماعی ذمہ داری کے احساس کو فروغ دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ شاعری انسانی جذبات اور تخیل کو متاثر کرتی ہے، اس لیے ماحول کی تباہی اور قدرتی وسائل کے ضیاع کو ادبی انداز میں پیش کرنے سے قاری میں تحفظِ فطرت کا شعور پیدا ہو سکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ اردو ادب میں ماحولیاتی موضوعات پر مزید تنقیدی مطالعہ کیا جائے اور جدید شعری تخلیقات کو اس تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

نتیجہ

اردو نظم میں ماحولیاتی شعور اور موسمیاتی تبدیلیوں کی عکاسی ایک اہم ادبی اور فکری موضوع ہے۔ فطرت ہمیشہ سے اردو شاعری کا بنیادی حصہ رہی ہے، لیکن جدید دور میں ماحولیاتی بحران نے اس روایت کو نئے معنی اور نئی ذمہ داریاں عطا کی ہیں۔ اب شاعر کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ قدرتی حسن کی منظر کشی کے ساتھ ساتھ ماحول کو درپیش خطرات اور انسانی سرگرمیوں کے منفی اثرات کو بھی اپنے تخلیقی اظہار میں جگہ دے۔ اس طرح اردو نظم اپنے روایتی جمالیاتی دائرے کو وسیع کرتے ہوئے عصرِ حاضر کے اہم مسائل سے وابستہ ہو سکتی ہے۔ موسمیاتی تبدیلیاں، جنگلات کی کٹائی، پانی کی قلت، فضائی آلودگی اور قدرتی وسائل کا غیر محتاط استعمال ایسے مسائل ہیں جن کے اثرات انسانی زندگی اور معاشرتی نظام پر مرتب ہوتے ہیں۔ اردو نظم ان مسائل کو علامتی اور جذباتی انداز میں پیش کر کے قاری کو ان کی سنگینی کا احساس دلا سکتی ہے۔ شاعر جب خشک زمین، کٹتے ہوئے درخت، آلودہ دریا اور بدلتے ہوئے موسموں کو موضوع بناتا ہے تو وہ محض قدرتی مناظر بیان نہیں کرتا بلکہ انسانی ذمہ داری اور مستقبل کے تحفظ سے متعلق سوالات بھی اٹھاتا ہے۔ اس تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ماحولیاتی تنقید اردو نظم کے مطالعے میں ایک مؤثر نظریاتی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اس کے ذریعے فطرت، انسان، معاشرت اور قدرتی وسائل کے درمیان تعلق کو نئے زاویوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔ مجید امجد، آفتاب اقبال شمیم اور معاصر اردو شاعری سے متعلق تحقیقی مطالعات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اردو ادب میں ماحولیاتی فکر کے اہم پہلو موجود ہیں۔ ان پہلوؤں کو مزید وسعت دینے کے لیے جدید شعری متون کا منظم اور تنقیدی مطالعہ ضروری ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو نظم صرف انسانی جذبات اور جمالیاتی تجربات کی ترجمان نہیں بلکہ ماحولیاتی شعور، سماجی ذمہ داری اور فطرت سے وابستگی کو فروغ دینے کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔ ماحول کا تحفظ انسانی بقا اور آنے والی نسلوں کے مستقبل سے وابستہ ہے۔ اس لیے اردو شاعری میں ماحولیاتی موضوعات کو اہمیت دینا وقت کی ضرورت ہے۔ ایک

Vol.01-03-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

ایسا ادبی شعور جو انسان کو فطرت کے ساتھ ہم آہنگ زندگی گزارنے کی ترغیب دے، نہ صرف اردو ادب کی فکری وسعت میں اضافہ کرے گا بلکہ معاشرے میں ماحول کے تحفظ کی مثبت سوچ کو بھی مضبوط بنا سکتا ہے۔

REFERENCES

Ali, A. (2024). معاصر اردو نظم: ماحولیاتی تنقید کے تناظر میں. Journal of Research (Urdu), 40(1), 32–41.

Anjum, I. (2026). جدید اُردو غزل میں درختوں کے نوحے. 17, بنیاد (مجلّہ دراساتِ اردو)(1).

Basharat, M. (2024). (ادب اور ماحولیات: پاکستانی اردو نظم کا ماحولیاتی تنقیدی مطالعہ (منتخب شعرا کی نظموں کے حوالے سے [Doctoral dissertation]. National University of Modern Languages.

Gulzar, Z., Huma, A., & Tayib, T. A. (2025). Environmental and climatic changes in contemporary Urdu poetry: A creative narrative. Makhz (Research Journal), 6(4), 78–96.

Saleem, M., & Nighat, T. (2023). مجید امجد کی نظموں میں ماحولیاتی تناظر. Tahqeed, 4(1), 154–165.

Siddiqua, T., & Naveed, M. (n.d.). Urdu poetry in ecological context. Zaban-o-Adab.